

◉ حمیرا صادق قریشی

پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اردو، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

◉◉ ڈاکٹر عنبرین تبسم شا کر جان

اسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

سلینگ اور اردو سلینگ: چند مباحث

Abstract:

This paper is a depiction of a new research topic .the scholar takes the book of Dr Rauf parekh or Urdu slang, who is renowned Urdu scholar and editor of Urdu dictionary and his debate with another respected linguist.Dr parekh does not agree to accept the slang as informal language and excluded abusive language from his dictionary .Dr AttashDurrani opinion that Urdu there's no slang in its vast language areas .Often the words like slang are depicted as public, local Jargon, specific Bazar abusive, laborers language. Dr Parikh published his book as first urdu slang dictionary. Dr attash to reflected that he gave up a joint venture of editing Urdu slang with Dr sabirkaluravi both stated that there are no slang words spoken in Urdu rather one .they say that when slang is used in literature and thus entered in dictionaries ,is no means remains slang rather referred. The scholars shows the research to get more confident and specific strong results, after a deep analysis of the words entries labelled as slang .Both the linguists did not use term slanguage.' so it is necessary to did out the actuals.

Keywords:

Dialect, Informal Language, Jargon, Slang, Coinage, Culture, Borrowing

نظام کائنات کی طرح نظام زبان بھی ایک قدرتی اور فطری عمل ہے۔ بنی نوع انسان کے ساتھ ہی زبان وجود میں آئی صوتیاتی ترکیب و تنظیم سے لے کر جملے اور فقرے کی صرفی و نحوی شکل ہوں یا گفتگو میں الفاظ کے اتار چڑھاؤ ہوا ان

سب میں ایک نظم و ضبط اور قانون موجود ہوتا ہے۔ پرندوں کی آوازیں، بادلوں کی گرج، نالوں اور سمندروں کا شور، بجلی کی کرک یہ سب فطری طور پر ماحول میں موجود ہونے کے باعث انسان نے تقالی کے ذریعے بولنا شروع کیا جب کہ اسلامی نقطہ نظر سے انسان کو نطق کی تعلیم وحی کے ذریعے دی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا (۱)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھائے۔“

اشرف المخلوقات ہونے کے سبب بنی نوع انسان کو ہی قوت گویائی نصیب ہوئی ہے:

”انسان تعاون اور تعلقاتِ زبان کے تین بنیادی طریقوں (1- سوال کرنا، 2- حکم دینا، 3- بیان

کرنا) کے استعمال سے کامیاب ہو سکتا ہے۔ ان میں ہر طریقہ قدیم انسانوں کی قدیم آوازوں

سے ترقی کرتا ہوا وجود میں آیا ہے۔“ (۲)

ابتدائی یا خام بولی کی ترقی یافتہ صورت کو زبان کہا جاتا ہے۔ لہذا زبان انسان کا وہ فطری اور قدرتی ورثہ ہے جو کائنات کے آغاز سے ہی بنی نوع انسان کو ودیعت کیا گیا ہے اور مسلسل انسان کے پہلو بہ پہلو ارتقاء پذیر رہا ہے۔ اس لحاظ سے زبان و ثقافت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب لکھتے ہیں کہ:

”زبان چوں کہ ایک سماجی فعل ہے اسی لیے معاشرہ کا پورا کلچر زبان کے اندر ہی اپنا تار و پود بنتا

ہے۔ زبان ہی کے ذریعے سے اس زبان کے بولنے والوں کے مزاج میں مطابقت پیدا ہو کر طرز

فکر و عمل کا اشتراک اور تہذیبی یک جہتی کا عمل پیدا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک زبان کے بولنے

والے کسی دوسری زبان کے بولنے والوں کے مقابلے میں کلچر کی ہر سطح پر زیادہ قریب ہوتے

ہیں۔“ (۳)

تہذیب و تمدن، رسوم و رواج باہمی میل جول، سماجی اور ثقافتی رابطہ، مذہبی میلانات کے درمیان زبان ایک پل کا کام سرانجام دیتی ہے۔ علم اللسان کا مطالعہ سماجی علوم میں شامل ہے۔ زبان ثقافت میں رنگ بھرتی ہے تو گفتگو کے نئے انداز، علاقائی لب و لہجہ، یعنی ڈائی لیکٹ (Dialect) یا عوامی بولی جنم لیا ہے۔ یہی علاقائی، عوامی لب و لہجہ یا تختی بولی ”سلینگ“ کے زمرے میں آتی ہے۔ اردو میں سلینگ کو عوامی بازاری زبان کہہ کر عام طور پر نظر انداز کر دیا جاتا تھا۔ جب کہ لغات اور لسانیات کے حوالے سے یہ ایک مطالعاتی موضوع ہے۔ روزمرہ گفتگو میں زبان اہمیت کی حامل ہے۔ معاشرہ میں لوگوں کو ابلاغ کے لیے زبان کی ضرورت ہے۔ ابلاغ دو طریقوں سے ممکن ہے۔ معیاری یا رسمی ذریعہ اظہار یا غیر معیاری یا غیر رسمی ذریعہ اظہار۔ معاشرہ میں اکثر معیاری اور غیر معیاری زبان کا استعمال ابلاغ کے اظہار میں ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ غیر معیاری / غیر رسمی زبان کو انگریزی میں ”سلینگ“ کہا جاتا ہے۔ تقریری و تحریری طور پر ایسی زبان جو فحش ہو، معاشرتی سطح پر ممنوعہ الفاظ و محاورات پر مشتمل ہو کسی خاص طبقے، پیشین علاقے یا گروہ سے تعلق رکھتی ہے سلینگ کہلاتی ہے۔

سلینگ کی تعریف:

سلینگ کیا ہے؟ اس کے بارے میں ڈاکٹر رؤف پارکھ لکھتے ہیں:

”سلینگ بے تکلفی کی زبان ہے۔ یہ جذبات اور احساسات کا عوامی انداز میں اظہار ہے بلکہ یہ عوامی شاعری ہے اور عوامی کا عامیانا ہونا ضروری نہیں۔“ (۴)

سلینگ کے حوالے سے اگر ہم انگریزی لغات میں اس کی تعریفات پر نظر ڈالیں تو وہ کچھ یوں ہے۔ BBC English Dictionary میں سلینگ کے متعلق درج ہے:

"Words, expressions and meanings when they very informal are referred to as slang." (5)

The Concise Columbia Encyclopedia میں سلینگ کے متعلق کچھ اس طرح درج ہے:

"Slang: vernacular vocabulary not generally acceptable informal usage. It is notable for its live lines, humor, emphasis brevity, novelty, and exaggeration. Most slang is faddish and ephemeral, but some words are retained for long period and eventually become part of the standered language.." (6)

The Concise Oxford Dictionary میں ہے:

"Words phrases and that are regaded as very informal and are often restricted to special person in a specified profession, class etc." (7)

Cobuild English Dictionary میں ہے:

"Consists of words, expressions and meanings that are informal and are used by people who know each other very well or who have the same interests. Archive liked to think be kept up with current slang....a slang term..." (8)

مندرجہ بالا تمام لغات میں سلینگ کی تعریف سے یہ بات واضح ہوتی ہے:

سلینگ ایسی زبان ہے جو غیر رسمی طور پر رائج ہے اور معیاری زبان کے معیار پر پورا نہیں اُترتی، یہ ایسے الفاظ و محاورت پر مشتمل ہوتی ہے جو خاص گروہ کے افراد استعمال کرتے ہیں۔ سلینگ مسلسل حالت تغیر میں رہتی ہے۔ جب پرانے الفاظ زیادہ استعمال ہو کر بوسیدہ ہو جائیں اور اپنا اثر کھو جائیں اور اس کی جگہ نئے الفاظ ردِ عمل کے طور پر وقتی طور پر سامنے آئیں، سلینگ کہلاتے ہیں۔ غیر مہذب، ناشائستہ، سوقیانہ، فحش، بازاری، مبتذل، غیر ثقہ، عامیانا الفاظ و محاورات بھی سلینگ میں شامل ہیں۔ مگر تمام سلینگ کا ذخیرہ بھی ان الفاظ پر مشتمل نہیں ہوتا۔ سلینگ اور معیاری زبان کے درمیان فرق واضح کرنا آسان نہیں۔ یہ مسئلہ ہمیشہ پیچیدہ رہا ہے۔ ایک نسل کے استعمال کردہ سلینگ الفاظ اگلی نسل میں معیاری زبان کے ذخیرہ الفاظ کے طور پر شامل ہو سکتے ہیں۔

سلینگ کا ارتقاء:

لفظ سلینگ اٹھارہویں صدی میں انگریزی میں داخل ہوا۔ سلینگ کی اصل کیا ہے اور کہاں سے آیا۔ اس کے بارے میں مختلف نظریات سامنے آتے رہے۔ اس مقصد کے لیے ۱۸۸۹ء میں پیرس میں ایک کانفرنس کا انعقاد ہوا مگر حاضرین کی اکثریت سلینگ کے متعلق کسی حتمی تعریف پر متفق نہیں ہو سکی۔

”ناروتھین زبان میں "Sleng" انگریزی لفظ sling کے ہم معنی ہے۔ اور اسی سے ناروتھین

زبان میں slengjeKjefton کا فقرہ بنا جو انگریزی میں To sling The Jaw کا

لفظی مفہوم رکھتا ہے اور جس سے مراد ناگوار زبان استعمال کرنا ہے۔ لیکن بعض ماہرین اس سے

اتفاق نہیں کرتے۔“ (۹)

سلینگ دنیا میں موجود قدیم و جدید تمام زبانوں، انگریزی، فرانسیسی، جاپانی، چینی، اطالوی، جرمنی، لاطینی، ہندی، اردو، عربی، فارسی، غرضیکہ ہم علاقائی اور قبائلی زبانوں میں بھی اپنا وجود رکھتا ہے اور اس کا دائرہ کار وسیع کے ساتھ ساتھ نہایت پیچیدہ بھی ہے۔ فرانسیس گروز (Francis Grose) نے 'A classical Dictionary of Valgur tongue' سلینگ ڈکشنری پہلی بار ۱۷۸۵ء اور ۱۸۵۸ء کے درمیان شائع کی مگر کچھ وجوہات کی بنا پر اس کو رد کر دیا گیا۔ اس کی پہلی وجہ یہ بنی کہ ڈکشنری میں تمام الفاظ مدلل نہیں تھے کیونکہ سلینگ تحریری نہیں تقریری ریکارڈ ہے۔ ”دی آن لائن سلینگ ڈکشنری امریکن، انگلش اینڈ اربن سلینگ“ کے نام سے آن لائن سلینگ لغت ۱۹۹۶ء میں سب سے پہلے ویب پر آئی۔ یہ سب سے بڑی سلینگ لغت ہے جس میں ۲۴۰۰۰ الفاظ اور ۱۷۰۰۰ جملے و محاورات شامل تھے۔ اس آن لائن سلینگ ڈکشنری میں معنی و مفاہیم کی تقریباً ۶۰۰ کے قریب درجہ بندی کی گئی ہے جس میں ۱۷۰۰۰ سے زائد روزمرہ بول چال کے الفاظ و محاورات کے معنی و مفاہم موجود ہیں۔ اس ڈکشنری میں ٹی وی پروگراموں، فلموں، خبروں اور دیگر ذرائع سے ۵۷۰۰ حوالے موجود تھے۔ مگر گوگل کے جرمانے کی وجہ سے حوالہ جات ہٹا دیئے گئے ہیں۔ اس میں سلینگ تھیسارس کی ۶۰۰ سے زائد اقسام ہیں جس میں خاص کر فحش، جدید، اعداد و شمار اور نقشہ جات کے موضوع پر استعمال ہونے والے سلینگ الفاظ کی نشاندہی کی گئی ہے۔ امریکہ میں سلینگ پر سب سے زیادہ کام ہوا ہے جس میں سٹریٹ سلینگ سے لے کر شیشہ بارتک تحقیق کی جا چکی ہے۔ ایرک پیٹرچ کی سلینگ پر لکھی گئی لغت Eric Patridge Dictionary of Slang and unconventional English بہت مشہور ہوئی۔ ایرک پیٹرچ کی سلینگ لغت اپنی تمام تر خامیوں کے باوجود سلینگ کے موضوع پر معروف لغت تصور کی جاتی ہے لیکن تمام زبانوں پر مشتمل سلینگ کی جامع لغت کے لے جے جی۔ گرین کی مرتب کردہ Cassell's Dictionary of Slang بہترین ہے۔ دور حاضر تک سلینگ مکمل ایک علم اور زبان کا درجہ رکھتا ہے۔

سلینگ کی ماہیت:

کسی بھی اخلاقی، سماجی و ثقافتی اقدار، رسم و رواج کے ابلاغ کی ضروریات ہر زبان میں پائی جاتی ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ زبان میں تغیر و ترمیم اصلاح، ارتقائی عمل کا حصہ ہے۔ جس میں کچھ الفاظ مرجاتے ہیں اور کچھ الفاظ زندہ

رہتے ہیں۔ جو الفاظ مرجاتے ہیں اُن کی وجہ یہ ہے کہ معاشرہ میں اُن کا استعمال کم ہوتے ہوئے ختم ہو جاتا ہے۔ جب کہ زیادہ استعمال میں آنے والے الفاظ زبان میں اپنی جگہ بنانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ سلینگ کا تعلق بھی زبان کے انہی کم استعمال میں آنے والے غیر رسمی الفاظ کے ساتھ ہے۔ عام طور پر سلینگ نوجوانوں کی زبان سے اخذ کیے جاتے ہیں۔ نوجوانوں کی ثقافت، انداز، ذہنیت، ماحول کی عکاسی ان کے استعمال کردہ سلینگ سے ہوتی ہے۔ سلینگ کی ماہیت و نوعیت کے حوالے سے یہ بات قابل توجہ ہے سلینگ صرف الفاظ پر مشتمل نہیں ہوتے بلکہ ان میں مختلف تراکب کے ساتھ ساتھ محاورات، کہاوتیں، مقولے، قواعد کی تبدیلیوں کے بعد بننے والے الفاظ، اختراعی الفاظ، استعاراتی زبان، مرکبات، املاء کی رد و بدل کے بعد بننے والے الفاظ، لہجے سے گزرنے والے الفاظ بھی شامل ہیں چوں کہ سلینگ غیر معیاری اور بے تکلفی کی زبان ہے اس لیے اپنے اپنے گروہوں کے مزاج کے مطابق سلینگ کا چناؤ گفتگو کا حصہ بنتا ہے۔ گلی محلوں میں استعمال کیے جانے والے سلینگ، دفاتر کے ملازمین کے سلینگ، تعلیمی اداروں میں سکول کالج کے طلباء کے سلینگ، ریلوے کے شعبے سے وابستہ ملازمین کے سلینگ، خواتین کی زبان کے سلینگ، صحافتی سلینگ، کلبوں اور شراب خانوں کے سلینگ، چوروں اور ٹھکوں کے سلینگ، نوجوانوں کے سلینگ اور آج کل انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کی بات چیت/گفتگو یا زبان کے سلینگ وغیرہ اہم ہو سکتے ہیں۔ سلینگ کا دائرہ کار اصل میں بہت وسیع ہے کہ وہ معاشرتی، جغرافیائی، علاقائی حدود کو پار کرتا ہوا پورے ملک تک پھیل جاتا ہے۔ سلینگ غیر معیاری زبان ہونے کے باوجود معاشرہ میں کثرت سے استعمال ہو رہی ہوتی ہے۔ وہ لفظ معاشرہ میں شرف قبولیت کے درجے تک پہنچ جاتا ہے یا دھتکارا جاتا ہے۔ دھتکارے یا رد کیے جانے والے نئے الفاظ اپنی موت آپ مرجاتے ہیں اور شرف قبولیت حاصل کرنے والے الفاظ مروجہ زبان و ادب کا حصہ بن کر زبان کی وسعت میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ سلینگ کا یہ سفر ہر زبان میں کہیں آہستہ اور کہیں تیز مختلف رفتار کے ساتھ چلتا رہتا ہے اس طرح سلینگ زبانی تغیر کا ذریعہ مانا جاتا ہے۔ ماہرین لسانیات کا کہنا ہے کہ زبانوں کا تغیر نوجوان نسل کی گفتگو کے نمونوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ سلینگ کا بیشتر حصہ نوجوانوں کی تقریروں میں پایا جاتا ہے۔ انگریزی اور کچھ دوسری زبانوں میں بھی تقریری و تحریری ایسی زبان جو فحش ہو اور معاشرتی سطح پر جس کا استعمال ممنوعہ الفاظ و محاورات پر مشتمل ہو اور کسی خاص گروہ کی ترجمان ہو سلینگ کے زمرے میں آتی ہے۔ سلینگ پر سب سے زیادہ جارگن کی خصوصیات اثر انداز ہوتی ہے اور سلینگ کا استعمال گستاخی، حکم عدولی، طنز یا مذاق کے طور پر کیا جاسکتا ہے۔ معاشرہ میں ہر شعبے سے منسلک افراد سلینگ الفاظ کو، نجوبی زبان کا حصہ بنا لیتے ہیں اور یہ کسی بھی زبان میں نجوبی ضم نہیں ہوتا بلکہ تیل اور پانی کی طرح الگ الگ ہی لگتا ہے مگر بات کہنے والے کا اگر مقصد سمجھنے والے کو حاصل ہو جائے تو معاملہ حل ہو جاتا ہے۔

سلینگ کے اصول:

مندرجہ ذیل جزوی اصول جو سلینگ کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہوں گے۔

- اختراع (Coinage)
- املاء کی ترتیب میں تبدیلی (تشکیل معکوس) (Back formation)
- مختلف الفاظ کی آمیزش سے نکلے لفظ کا وجود (Blending)

(Clipining)	الفاظ کی تراش خراش	•
(Borrowing)	استعارہ	•
(Acronyms)	سرنامیہ	•
(Onomatopoeia)	اسمائے صوت	•
(Reduplication)	تکرار لفظی/نقل	•
(Derivation)	اشتقاق/اخذ کرنا	•
(Compounding)	مرکبات	•
(Multiple Process)	متفرقات/متعدد عمل	•
اختراع (Coinage):		

سلینگ زبان کی اس قسم کی وضاحت کرتی ہے جو حادثاتی طور پر، غیر متشکل اور پُر لطف انداز بیان کے لیے وقوع پذیر ہو۔ یہ ناپائیدار اور اختراعاتی الفاظ کچھ وقت کے لیے معیاری زبان کی جگہ استعمال ہو رہے ہوتے ہیں جس کا مقصد مزاح معنی خیزی، یا لطف حاصل کرنا ہوتا ہے۔ معاشرہ میں موجود مختلف گروہ جب اپنے دوستوں کی محفل میں بے تکلفانہ گفتگو کرتے ہیں تو لاشعوری طور پر نئے الفاظ گھڑ لیتے ہیں۔ نئے الفاظ کی ایجاد کا سہرا زیادہ تر نوجوان نسل کو جاتا ہے۔ ان میں تخلیقی صلاحیت کے ساتھ ساتھ جذبات بھی پروان چڑھ رہے ہوتے ہیں۔ اور وہ اپنے گروہ میں منفرد ہونے کا زعم بھی رکھتے ہیں۔ اس تناظر میں گفتگو میں رنگینی و چاشنی پیدا کرنے کے لیے یا اپنے راز دار کو چھپانے کے لیے ایسی اصطلاحات ایجاد کرتے ہیں۔ مشہور زمانہ برینڈز بھی سلینگ ہوتے ہیں جیسے میکڈونلڈ، کھاڈی، سٹائلو وغیرہ۔ برینڈز کے جملہ حقوق محفوظ ہوتے ہیں اس لیے کوئی اور شخص برینڈز کا نام استعمال نہیں کر سکتا۔

تشکیلی معکوس (Back Formation):

الفاظ میں املا کی غلط ترتیب سے نئے سلینگ بنائے جاسکتے ہیں۔ غلط ترتیب یا احرف کو آگے پیچھے کر دینے سے سلینگ الفاظ جاننے والے ہی اس کے معنی کو سمجھ سکتے ہیں۔ امریکہ اور برطانیہ میں اس کے سلینگ الفاظ کی بھرمار ہے۔ جیسا کہ، بمعنی ختم (Rebes from beres) Finish
گھر جائیں (Bakil from balik) go home
اس میں الفاظ کی ترتیب آگے پیچھے کر کے پیغام پہنچایا گیا ہے۔ مقامی بولی یا ایک خاص گروہ کا نمائندہ ہی اس اندازِ بیاں کو سمجھ سکتا ہے۔

الفاظ کی آمیزش (Blending):

لفظوں کی ایسی آمیزش ہے جو دو مختلف اصطلاحات سے مل کر ایک نئی اصطلاح پیش کرتی ہے۔

Cuma and minta	=	Calon and mertua
Tango	=	Thank you

تراش خراش (Clipping):

سلینگ مختلف الفاظ کو تراش خراش کر کے لفظ کے مختلف حصوں کو کم کر کے مختصر کر دیے جاتے ہیں۔ اس میں مکمل لفظ کا کہیں پہلا اور کہیں آخری لفظ حذف کر دیا جاتا ہے۔ چھوٹے بچے جب نیا نیا بولنا سیکھ رہے ہوتے ہیں ان کے تجربات میں ایسے الفاظ بہت زیادہ آتے ہیں۔ چھوٹے بچے کھیر کو ”کک“ کہتے ہیں۔ جیسے پانی کو ”مم“ کہتے ہیں۔ آج نوجوانوں میں بھی ”Clipping“ سلینگ بہت عام ہے۔ روزمرہ کی گفتگو ہو یا ٹیکسٹ میسجز کی زبان اس میں جا بجا تراش خراش والے الفاظ آپ کو نظر آئیں گے۔ جیسے ok کی جگہ صرف K، لکھ دیا جاتا ہے۔ brother کو Bro، لکھ دیا جاتا ہے۔

استعارہ (Borrowing):

سلینگ تفصیلی و علامتی ایسا پیرایہ بیان ہے جو برے یا اچھے یا بے قاعدہ یا باقاعدہ خوبصورتی یا بدصورتی سے اپنا مقصد پیش کرتا ہے۔ جیسا کہ جی۔ کے چیسٹرن نے ۱۹۰۱ء میں اپنی کتاب 'The Defendant' میں لکھا ہے کہ تمام سلینگ استعارہ ہیں اور تمام استعارہ شاعری ہے۔

"All slang is Metaphor, and all metaphor is poetry." (10)

سلینگ روزمرہ بول چال کے درمیان معنی کے مختلف رنگ بکھرے ہوتے ہیں۔ اس لیے بات کے کئی پہلو نکلتے ہیں۔ برطانوی انگریزی میں ”dodgy“ ”چالاک کے لیے استعمال ہوتا ہے جب کہ روزمرہ میں ”نا قابل یقین“ اور ”خطرناک“ کے لیے یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ جب کہ سلینگ میں یہی لفظ ”چوری“ اور ”جرم“ کے معنی میں رائج ہے۔ دراصل بطور سلینگ لفظ کا مفہوم اور استعمال اس وقت تک مشکل ہے جب تک سامنے والا شخص اس کے پس منظر اور معنی و مفہوم سے آگاہ نہ ہو۔

سرنامیہ (Acronyms):

دورِ حاضر میں مخففات کا استعمال معاشرہ میں بہت تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ ہر عمر کے افراد کی تحریر و تقریر میں ایسے بے تحاشہ الفاظ کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو کہ مخففات پر مشتمل ہوتے ہیں۔

The life of slang میں مخففات کے حوالے سے درج ہے:

"The beginning of the word can be omitted as in Za for

Pizza (1968) or sup? For "What's up" (1981) as in OZ for

Australia (1908)" (11)

معاشرتی رویوں میں یہ مخففات سلینگ کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ مثالیں درج ذیل ہیں:

OH My God =OMG

Take Care =TC

Lots of Laugh =LoL

I love you =ILY

I don't know =IDK

موبائل اور سوشل میڈیا کے پیغامات میں ایسے الفاظ کثرت سے استعمال ہو رہے ہیں۔

اسمائے صوت (Onomatopoeia):

سلینگ اسمائے صوت کے ذریعے بھی استعمال میں آتے ہیں۔ اسمائے صوت ایسی آوازیں ہوتی ہیں جو کسی چیز کے مختلف پہلوؤں کو ظاہر کرے۔ بچوں سے گفتگو کے دوران اسمائے صوت کے سلینگ کا استعمال کثرت سے ہوتا ہے جیسے ”دشش“، سلینگ خاموشی کے لیے کہا جاتا ہے۔ پی پی۔ پی پی، بچوں کو گاڑی کے ہارن کی نشاندہی کے طور پر نکالی جانے والی آواز ہے۔

تکرار لفظی/نقل (Reduplication):

نقل/تکرار لفظی کے استعمال سے بھی مختلف سلینگ معاشرہ میں رائج ہوتے ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ اپنی اہمیت کھو کر یا تو مکمل ختم ہو جاتے ہیں یا زبان کا حصہ بن جاتے ہیں۔ انگریزی سلینگ میں

Bu -bu =Sleep

Yo-Yo =Yes

Po-Po =Police

اردو میں ”یو یو“ بچے دودھ کے لیے بولتے ہیں۔

اشتقاق/اخذ کرنا (Derivation):

یہ الفاظ بننے کا ایسا عمل ہے جس میں سابقہ/لاحقہ یا مترادفات میں کوئی ایک لفظ شامل کر کے معنی بدل جاتے ہیں۔ سابقوں لاقوں کا استعمال اس میں زیادہ اہم ہے اور نیا معنی اخذ کیا جاتا ہے۔ یہ سب بھی مستقل زبان کا حصہ نہیں بنتے بلکہ وقتی طور پر رائج ہوتے ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ ختم ہو جاتے ہیں۔ 9/11 ٹاور تباہ ہونے کے باعث 9/11 کے نام سے رائج ہے۔ 10/8 (10 اگست 2006ء) دہشت گردوں کے حملے کی تاریخ کو ظاہر کرتا ہے۔

مرکبات (Compounding):

مرکبات میں دو یا دو سے زائد الفاظ مل کر ایک ایسا سلینگ بنائیں جو نیا معنی و مفہوم پیش کرے۔ انگریزی میں ill feel=feel+ill ناخوش گوار کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح less+speech مل کر لفظ speechless سلینگ بن گیا جو کہ کنفیوژن یا الجھن کا شکار شخص جس کے پاس اپنے جواب میں کہنے کے لیے کچھ نہ ہو۔ دو مختلف الفاظ کا مل کر ایک مفہوم دینا غیر معمولی رویہ ہے مگر ممکن ہے۔ اسی طرح Code Eight ایسا لفظ ہے جب کسی انتہائی سنجیدہ صورت حال کا سامنا کرنا پڑ جائے اور پولیس آفیسر ایمر جنسی میں مدد طلب کرے اور آپ کو سب کام چھوڑ کر ملازمت پر حاضر ہونا پڑے۔ ایسی صورت حال میں Code Eight کے رمز سے بلایا جاتا ہے۔

متفرقات (Multiple Process):

اس عمل میں کچھ پرانے الفاظ کو نئے الفاظ کے طور پر پیش کیا جاتا ہے اور یہ نئے الفاظ مزید کچھ حروف میں

اضافے کے بعد سلینگ کی صورت میں سامنے آتے ہیں۔ مثلاً B B Man اس لفظ کو (BBM) بھی کہا جاسکتا تھا لیکن BB Man سلینگ ہے اور اس میں an کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ بسا اوقات سلینگ کسی شخص یا علاقے کے نام بھی اخذ کر لیے جاتے ہیں۔ اسم صفت کو عموماً سلینگ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے موٹو، چھوٹو، چپکو، Dolly وغیرہ۔ اردو میں سلینگ:

اردو سلینگ کو عوامی یا بازاری زبان کہہ کر عام طور پر نظر انداز کر دیا جاتا تھا۔ اردو زبان میں سلینگ کے حوالے سے متنازع آراء پائی جاتی رہی ہیں اور کوئی جامع تعریف سامنے نہیں آسکی۔ اردو سلینگ پر سب سے پہلی بحث ڈاکٹر رؤف پارکھ اور ڈاکٹر عطش درانی کے مابین نظر آتی ہے۔ ڈاکٹر رؤف پارکھ نے ماہنامہ ’قومی زبان‘ کراچی، شمارہ جولائی ۱۹۹۵ء میں سلینگ کے موضوع پر ایک مبسوط مضمون شائع کیا۔

”ڈاکٹر رؤف پارکھ نے اس مضمون میں کہا کہ اردو میں سلینگ کا کوئی باقاعدہ مترادف موجود نہیں۔

یہی مضمون بعد میں ان کی کتاب ’’اولین اردو سلینگ لغت‘‘ (۲۰۰۶ء) کا پیش لفظ ٹھہرا۔‘‘ (۱۲)

ڈاکٹر رؤف پارکھ کے مضمون کو دیکھ کر ۱۹۹۶ء میں افتخار عارف نے ایک خط اردو کے سرکردہ ادیبوں اور اہل علم کو لکھا کہ آپ سلینگ کے لیے کون سے مترادف کموزوں سمجھتے ہیں۔ اس پر ایک بحث چھڑ گئی، جسے ’’اخبار اردو‘‘ میں شائع کرنا شروع کیا۔ جولائی ۱۹۹۶ء کے شمارے میں احمد ندیم قاسمی، خالدہ حسین، ڈاکٹر سلطانہ بخش، شوکت واسطی، جیلانی کامرانی، سہیل احمد خان، فرخندہ لودھی، طاہر تونسوی، کرنل غلام سرور، ڈاکٹر اقتدار حسین، ڈاکٹر معز الدین، ڈاکٹر محمود الرحمن، نظیر صدیقی، لیتق بابر اور طیب منیر کی تحریریں شائع ہوئیں۔

”زیادہ تر عوامی، عامیانہ کے الفاظ سلینگ کے مترادف کے طور پر منتخب کیے۔ اردو بعض

نے تک تکنیکی بنیادوں پر سلینگ ہی کو رائج کرنے کے لیے کہا۔ صرف سہیل احمد نے اسے

’’غیر رسمی‘‘ زبان کہا۔‘‘ (۱۳)

’’اخبار اردو کے اگلے شمارے میں کچھ تحریریں شائع ہوئیں۔ انہیں حکیم محمد سعید، رحیم بخش شاہین،

اشرف بخاری اور اظہار الحق شامل تھے۔ ان سب نے بھی ’’عوامی عامیانہ‘‘ کو منتخب کیا۔‘‘ (۱۴)

’’اخبار اردو‘‘ کے مزید شماروں میں آفتاب احمد خان، منیر الدین چغتائی، فاروق خالد، عطاء اللہ

خان شامل تھے۔ ان میں سے صرف منیر الدین چغتائی نے ہر متبادل کو مسترد کر دیا جب کہ فاروق

خالد نے نیا لفظ چکر چکر تجویز کیا۔‘‘ (۱۵)

عوامی یا عامیانہ الفاظ سلینگ کا کسی طور بھی مترادف نہیں ہو سکتے۔ ڈاکٹر پارکھ بھی لفظ سلینگ ہی کو ترجیح دیتے ہوئے اخبار اردو کے ستمبر ۱۹۹۶ء ہی کے شمارے میں ان کے مضمون کی طبع نوکی گئی۔ ’’اولین اردو سلینگ لغت‘‘ کے پیش لفظ میں ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے سلینگ کی وضاحت کچھ یوں کی:

’’عام ابتدائی بولیوں کی ترقی یافتہ صورت کا نام زبان ہے ان ابتدائی بولیوں میں علاقائی و مقامی

لب و لہجہ یا تختی بولی یعنی ڈائیلکٹ یا عوامی بولی سلینگ، کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ افسوس کی

بات ہے کہ اردو میں سلینگ یا غیر رسمی الفاظ، محاورات اور عوامی اظہار کے اسالیب کو بہت کم اہمیت دی گئی ہے۔ نتیجتاً اردو سلینگ کی کوئی با محاورہ لغت یا فرہنگ اردو میں وجود میں نہیں رکھتی جب کہ دنیا کی ساری ترقی یافتہ زبانوں میں سلینگ کی مبسوط لغات موجود ہیں۔“ (۱۶)

اردو میں سلینگ کو عام طور پر عوامی یا بازاری زبان کہہ دیا جاتا ہے۔ سلینگ بولی ضرور ہے لیکن کسی اور چوحدی (Paradigm) کے اندر کام کرتی ہے۔ یہ لسانیات کا حصہ ہونے کے باوجود اس سے الگ ہوتی ہے اور دیگر معانی کی چوحدی (Paradigm) بناتی ہے۔ جدید ماہر لغات و لسانیات ڈاکٹر عطش درانی سے ۹ جولائی ۲۰۱۸ء میں بمقام نیشنل بک فاؤنڈیشن سلینگ کے متعلق گفتگو ہوئی جس میں انھوں نے بتایا کہ سلینگ کے لفظی معنی گالی کے ہیں مگر یہ گالی فحش معنوں میں استعمال نہیں ہوتی بلکہ استعارے کے طور پر مجازی معنی استعمال ہو تو سلینگ کہلاتی ہے۔ سلینگ غیر رسمی اور غیر تحریری زبان ہے جب یہ ادب اور لغت میں آ جاتی ہے تو رسمی زبان کا حصہ بن جاتی ہے۔ لغت میں مآخذ کے طور پر سلینگ کا لفظ ضرور لکھا جاتا ہے مگر اب یہ سلینگ نہیں رہتی اسی لیے مقتدرہ کے کتب خانے میں ڈاکٹر رؤف پارکھ کی ’اولین اردو سلینگ لغت‘ کے سرورق پر آپ نے لکھا ہے کہ یہ سلینگ کی لغت نہیں ہے۔ ڈاکٹر عطش درانی کا کہنا ہے۔ ۲۰۰۳ء میں امریکا کی ایک کمپنی میک نل نے اردو کے پانچ ہزار سلینگ الفاظ کا لغت مرتب کرنے کا کام ڈاکٹر صابر کلروی اور آپ کے سپرد کیا۔ معاوضہ ۶۰ ہزار ڈالر طے پایا۔ کوشش کے بعد معلوم ہوا کہ اردو میں ایک کے سوا کوئی سلینگ ہے ہی نہیں۔ وہ ایک بھی بس: اماں پتلی گلی سے ہو لیو، دونوں ماہرین نے ایک ہزار مطبوعہ الفاظ ڈھونڈنے کے بعد ہاتھ اٹھا لیے۔ دو ڈھائی ہزار ڈالر خرچ ہوا جن کی معذرت کر لی۔ ڈاکٹر عطش کا کہنا ہے:

”سلینگ الفاظ فحش ہو سکتے ہیں مگر ان کے معنی کسی اور مستعار مفہوم میں ہوتے ہیں جو وہ ہی طبقہ جانتا ہے دوسرا طبقہ اسے گالی ہی سمجھتا رہے گا۔ ہم نے جب اس منصوبے سے ہاتھ کھینچا تو اس کی بنیاد میں یہ بات تھی کہ پاکستان میں بازاروں، دکانوں، منڈیوں، شیشیوں اور کاریگروں کے ہاں اردو سلینگ نما ایسی کوئی چیز نہیں تھی۔ وہ اپنی مقامی بولوں کا سلینگ ”شف شف“ کر رہے تھے۔ سال بھر میں ہمیں کچھ نہ ملا۔ اردو نے نچلی سطح سے جنم نہیں لیا۔“ آپ کے نزدیک اردو میں سلینگ اور لوک گیت وغیرہ نہ ہونا اردو زبان کی عظمت پر کوئی حرف نہیں لاتا۔ چوں کہ یہ زبان بالائی سطح پر اشرافیہ سے اُبھری اور عوامی شعراء کے ہاں ادب کا حصہ بن کر لغت میں سا گئی ہے۔“ (۱۷)

عالمی سلینگ کے تناظر میں ایک اور اصطلاح سلینگ زبان (Slanguage) بھی استعمال میں آتی ہے جو اردو ماہرین لغات و لسانیات میں سے کسی نے استعمال نہیں کی۔ اسی سے سلینگ لغات کا تعین کر کے جائزہ لیا جاسکے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سلینگ ایسے گالی نما الفاظ ہیں جو کسی مفہوم کا عوامی، استعاراتی مترادف ہوتے ہیں۔ یہ ایک خاص گروہ کے اندر اور عارضی ہوتے ہیں اور ادب میں آ کر اس کے معنی بدل جاتے ہیں یا یہ جلد ختم ہو جاتے ہیں۔ اس لیے سلینگ کے لغات مرتب ہوتے ہی مردہ ہو جاتے ہیں۔ اس بحث سے ظاہر ہوتا ہے سلینگ ایک غیر رسمی زبان اور غیر تحریری زبان ہے۔ جو ایک مخصوص طبقہ آپس میں بولتا ہے۔ یہ عوامی سطح پر جنم لیتی ہے۔ مگر عوامی غیر معیاری زبان سلینگ نہیں ہوتی اور یہ

بات بھی طے ہے کہ جیسے ہی سلینگ ادب اور لغت میں آجاتا ہے تو وہ محض سلینگ کا حوالہ بن کر رہ جاتا ہے سلینگ نہیں۔ روزنامہ سنڈے ایکسپریس ۳۱ مئی ۲۰۲۰ء کو سہیل احمد صدیقی نے بنام سلینگ: عوامی اور چالو زبان کے عنوان سے ایک کالم لکھا۔ جس میں انھوں نے سلینگ کا اردو مترادف 'چالو زبان' قرار دیا۔ سہیل احمد صدیقی کا کہنا ہے کہ:

”یہ چالو زبان، عوامی زبان، بولی ٹھولی اور اس میں رائج الفاظ و محاورہ جات ہیں جن کی سب سے کم تریا گھٹیا (یا مبتذل) شکل سو قیامہ بازاری زبان ہے جس میں گالیاں شامل ہیں۔“ (۱۸)

سہیل احمد نے اس آرٹیکل میں سلینگ لفظ کے اردو مترادف میں 'چالو' کی وضاحت میں مختلف اردو لغات کا حوالہ دیا ہے۔ (اردو لغت تاریخی اصول پر) میں چالو بمعنی رائج اور عام کے ہے۔ جاری، رواں، غیر معیاری کی مثال پیش کی ہے۔ اردو ہندی، فیلن کی لغت میں چالو کے معنی و مفہوم کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر رؤف پارکھ نے چالو کا لفظ جس معنی میں استعمال کیا ہے اس کی وضاحت کی ہے۔ سندھی زبان میں 'چالو' بدکردار کے معنی میں رائج ہے۔ جدید فارسی میں غیر ادبی، بزبان عامیانه، عربی میں جاہل، ناخواندہ، عوام الناس ہے۔ سلینگ غیر رسمی وقتی زبان کو کہتے ہیں جو وقت کے ساتھ ساتھ رفتہ رفتہ ختم ہو جاتی ہے اور ان کے جو الفاظ زندہ بچ کر زبان میں شامل ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ سلینگ نہیں کہلاتے بلکہ زبان کا حصہ بن جاتے ہیں۔ اور تحریر و تقریر میں شامل ہو کر اپنا ایک معیار قائم کر لیتا ہے۔ ڈاکٹر صابر کلوروی نے بھی سلینگ پر کام شروع کیا تھا ان کی موت کے سبب وہ کام پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکا۔ اردو میں ڈاکٹر رؤف پارکھ کے بعد ۲۰۱۳ء میں ”اردو سلینگ لغت“ کے عنوان سے ڈاکٹر قاسم یعقوب نے لغت مرتب کی جس میں بھی دور جدید میں پاکستان میں استعمال ہونے والے سلینگ الفاظ کو شامل کیا گیا ہے۔ لغت العوام از نصیر تریابی بھی اسی موضوع پر ہے۔ اردو زبان میں سلینگ الفاظ کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے اردو میں یہ بولی، بازاری زبان، ٹھگوں کی زبان اور کبھی اصطلاح کہلاتی، انجمن ترقی اردو نے اصطلاحات پیشہ وران کے نام سے ۱۹۳۰ء میں شائع کی۔ یہ ایک قسم کی اردو سلینگ کی پہلی کوشش ہی ہے کیونکہ ان میں اندراج الفاظ و تراکیب کا ہر شخص کے لیے سمجھنا آسان نہیں۔ اس کے علاوہ ٹھگوں کی زبان ’مصطلحات ٹھگی‘ کے عنوان سے بھی شائع ہو چکی ہے لیکن بھکاری، دلال، چور، چکے، جواہری، طوائفوں، کھلاڑی، ہیرا پھیری کرنے والوں، منڈیوں، بازاروں اور طلباء و طالبات وغیرہ کے بھی اپنے اپنے سلینگ الفاظ ہیں جن کا کسی ایک لغت میں جمع ہونا بہت بڑا کام ہے۔ قدیم اردو لغات و فرہنگ اور ادب میں کہیں کہیں سلینگ الفاظ موجود ہیں۔ فرہنگ شفق، فرہنگ آصفیہ، علمی اردو لغت، قاموس مترادفات، لغات النساء، دلی کے محاورات، کر خنداری زبانوں، بیگمات کی زبان و محاورات، نظیر اکبر آبادی اور سرشار کی تحریروں وغیرہ میں کثر تعداد میں سلینگ موجود ہیں۔ اصل میں عامیانه زبان ہی زندہ قوموں اور زبان کی نمائندگی کرتی ہے۔ بازاری، عوامی، مقامی یا غیر رسمی زبان میں بھی اگر فصاحت و بلاغت کے قواعد موزوں اور لب و لہجے کی شناخت یقینی ہو تو یہ بھی لسانی ساختیات کا اہم حصہ ہے۔

حوالہ جات

- ۱۔ القرآن، سورۃ البقرہ، آیت ۳۱
- ۲۔ غلام علی الانا، زبان اور ثقافت، (اسلام آباد: علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، ۱۹۸۷ء)، ص ۲۰
- ۳۔ جمیل جالبی، پاکستانی کلچر، (اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن، ۱۹۸۵ء)، ص ۱۸۵
- ۴۔ رؤف پارکھ، اولین اردو سلینگ لغت، (کراچی: فضلی سنز، ۲۰۰۶ء)، ص ۱۶
5. *BBC English Dictionary*, Harper Collins Publishers London, 1992, P. #1095
6. *The concise Columbia Engcyclopedia*, Edited by, Judith S. Leavy and Agnes Green hall Columbia University Press New York 1983. P#779
7. *The concise oxford Dictonary of Current English*, Edited by J. B. Sykes. 7th Edition OUPNewyork 1982. P. #993
8. *CallinsCo.Build English Dictionary*, Harper Collins Publishers London. 1995, P. #1564
- ۹۔ رؤف پارکھ، اولین اردو سلینگ لغت، ص ۱۵
10. G.K Chesterton, *The Defendant*, Published by Create Space, North Charleston, Printed se U.S.A, October 1901, P.48
11. Julie-Coleman, *The life of Slang*, United State by Oxford Press New York. 2012, P.37
- ۱۲۔ رؤف پارکھ، سلینگ اور اردو سلینگ، مشمولہ: قومی زبان، (کراچی: انجمن ترقی اردو پاکستان، جولائی ۱۹۹۵ء)، نیز: اخبار اردو، (اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، ستمبر ۱۹۹۶ء)، ص ۹، نیز: اولین اردو سلینگ لغت، ص ۱۰
- ۱۳۔ اردو زبان بھی سلینگ کا متبادل، مشمولہ: اخبار اردو، (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، جولائی ۱۹۹۶ء)
- ۱۴، ۱۵۔ ایضاً
- ۱۶۔ فرمان فتح پوری، اردو میں سلینگ لغت کا نقش اول، مشمولہ: اولین اردو سلینگ لغت، از: رؤف پارکھ، ص ۶
- ۱۷۔ اشفاق حسین بخاری، عطش نامہ: شاخ زریں، (اسلام آباد، ۲۰۱۸ء)، ص ۲۷۸
- ۱۸۔ سہیل احمد صدیقی، سلینگ، عوامی اور چالو زبان، مشمولہ: روزنامہ ایکسپریس سنڈے، ۳۱ مئی ۲۰۲۰ء، ص ۱۲

